# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 فروری 1965

**شری یو آر ماونکروے**

**بنام**

**ٹھاکر مادھو سنگھ جی گمبھیر سنگھ و دیگراں**

**[پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، ایم ہدایت اللہ، رگھوبر دیال اور وی راماسوامی، جسٹسز]**

**بمبئی انضمام شدہ علاقے اور رقبہ (جاگیروں کا خاتمہ) ایکٹ، 1953، ذیلی دفعہ 3، 5 اور 9 جاگیر دار بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کے خاتمے کے بعد جنگلاتی علاقوں کے رہائشی بن گئے ہیں- کیا ان کے حقوق میں ضابطہ کی دفعہ 40 کے تحت درختوں کا حق شامل ہے۔**

پہلے گیارہ جواب دہندگان جون 1948 میں ایک سابقہ ریاست کے جاگیر دار تھے جسے اگست 1953 میں ریاست بمبئی میں ضم کر دیا گیا تھا، ان جواب دہندگان نے جواب دہندہ نمبر 12 کے ساتھ ایک معاہدہ کیا، جس کے تحت، مؤخر الذکر 39 گاؤوں میں جنگلاتی زمینوں سے تمام اقسام کے درختوں کو کاٹ کر ہٹا سکتے تھے، جس پر پہلے گیارہ جواب دہندگان نے مکمل ملکیت کے حقوق کا دعوی کیا تھا۔

یکم اگست 1954 کو بمبئی انضمام شدہ علاقے اور رقبہ (جاگیروں کا خاتمہ) ایکٹ، 1953 نافذ ہوا جس کے تحت ریاست بمبئی میں ضم شدہ علاقوں میں موجود تمام جاگیروں کو ختم کر دیا گیا۔ اس ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت جاگیر دار جنگلاتی علاقوں سمیت ان زمینوں پر 'قابض' بن گئے جو اس وقت ان کے قبضے میں تھے۔

6 جولائی، 1956 کو ریاستی حکومت نے انڈین فاریسٹ ایکٹ کی دفعہ 34 (A) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا، جس میں ایکٹ کے باب 5 کے مقاصد کے لئے 39 گاؤوں میں تمام غیر کاشت شدہ زمینوں کو جنگلات قرار دیا گیا۔ اس کے بعد، مارچ اور جولائی 1958 میں، ڈویژنل فاریسٹ آفیسر نے جواب دہندگان کو لکھا، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، جاگیر داروں کے تمام حقوق ختم کر دیے گئے ہیں، زمینوں پر درختوں کی مخصوص اقسام ریاستی حکومت کی ملکیت ہیں اور انہیں درختوں کو کاٹنے اور ہٹانے سے منع کیا گیا ہے۔ اس پر مدعا علیہان نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی، جس میں درخواست

گزاروں کو منسوخ کرنے کی ہدایت دینے اور ڈویژنل فاریسٹ آفیسر کے خطوط میں درج احکامات کو نافذ کرنے سے روکنے کی مانگ کی گئی۔

ہائی کورٹ نے اس عرضی کو اس بنیاد پر منظور کیا کہ چونکہ جاگیردار خاتمہ قانون کی دفعہ 5(1)(b) کے تحت جنگلاتی زمینوں کے بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کے معنی کے اندر قابض ہو گئے تھے،اس لیے وہ، نہ کہ ریاستی حکومت،ان پر کھڑے درختوں کے حقدار تھے۔ سپریم کورٹ میں دائر اپیل میں مدعاعلیہان کی جانب سے مزید دلیل دی گئی کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت ریاستی حکومت کو جنگلاتی علاقوں میں درختوں کے کچھ حقوق تفویض کیے گئے ہیں،اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی تمام حقوق جاگیرداروں کے پاس ہیں۔

حکم ہوا کہ: ختم کرنے کے قانون کی دفعہ 5(1)(b) کے تحت، جاگیرداروں کو صرف جنگلاتی زمینوں پر قبضہ کرنے کے حقوق دیے گئے تھے۔ بمبئی ریونیو کوڈ کی دفعہ 40 کے تحت رہائشیوں کے حقوق میں جنگلاتی زمینوں سے درختوں کو کاٹنے اور ہٹانے کا حق شامل نہیں تھا، سوائے ان گاؤوں کے جن کا اصل سروے اور تصفیہ مکمل ہو چکا ہے، جس کے بعد درختوں پر حکومت کے حقوق، جب تک کہ واضح طور پر یا کسی اور طرح سے محفوظ نہ ہوں، رہائشی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ موجودہ معاملے میں مذکورہ گاؤوں کا سروے اور آبادکاری نہیں کی گئی تھی اور اس لئے یہ نہیں سمجھا جا سکتا تھا کہ درختوں پر ریاستی حکومت کے حقوق کو مدعاعلیہان کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔[184E-185E]

خاتمے کے قانون کی دفعہ 3 کے ذریعہ تمام جاگیروں اور جاگیردار کے تمام حقوق کو ختم کر دیا گیا تھا جب تک کہ اس ایکٹ میں کسی بھی حق کو بچانے کے لئے کوئی واضح اہتمام نہ ہو۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 9 میں ریاستی حکومت کے درختوں کے کچھ حقوق محفوظ تھے اور اس کا مطلب یہ تھا کہ جاگیرداروں کے پاس دیگر تمام حقوق تھے،اس لئے دفعہ 3 کے معنی کے اندر جاگیرداروں کے حقوق کو بچانے کا ایک واضح اہتمام تھا۔[185 F-H]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 281، سال 1962۔

بمبئی ہائی کورٹ کے 14 جنوری 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے خصوصی درخواست دیوانی نمبری 2146، سال 1958 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے ایس.جی پٹوردھن اور آر ایچ ڈھیبر۔

جواب دہندگان نمبر 1، 2، 4، 6، 10 اور 12 کے لئے ایس ٹی دیسائی، جے بی داداچنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن۔

عدالت کا فیصلہ راما سوامی، جسٹس نے سنایا

راما سوامی، جسٹس جواب دہندگان نمبر 1 سے 11 تک ریوا کانتھا ایجنسی میں سابقہ سنکیڈا میواڑ میں واگھچ ریاست کے جاگیر دار تھے جواب ریاست گجرات کا حصہ ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مذکورہ ریاست میں جنگلاتی علاقوں سمیت تمام زمینوں کے مکمل مالک ہیں اور انہوں نے اپنے دور حکومت میں مکمل ریونیو طاقت کا استعمال کیا۔ واگھچ ریاست میں 39 گاؤں تھے جن میں سے سبھی میں جنگلات تھے۔ سوائے ان زمینوں کے جن پر کھیتی کی جاتی تھی، مذکورہ گاؤوں کی سبھی زمینیں جنگلی زمینیں تھیں۔ جواب دہندگان نمبر 1 تا 11 نے مزید دعوی کیا کہ ان کے پاس جنگلاتی زمینوں پر مکمل ملکیت کا حق ہے اور وہ اس کے مکمل مالک کی حیثیت سے پیداوار سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یکم جون 1948ء کے انضمام کے معاہدے کے تحت ریاست واگھچ کو 10 جون 1948ء سے ریاست بمبئی میں ضم کر دیا گیا۔ 19 اگست 1953ء کو جواب دہندگان 1 تا 11 نے جواب دہندہ نمبر 12 کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کے تحت جواب دہندہ نمبر 12 دس سال کی مدت کے لیے 39 گاؤوں میں جنگلاتی زمینوں سے تمام اقسام کے درختوں کو کاٹنے اور ہٹانے کا حقدار بن گیا۔ یکم اگست 1954 کو بمبئی انضمام شدہ علاقے اور رقبہ (جاگیروں کا خاتمہ) ایکٹ، 1953 (ایکٹ XXXIX، سال 1954) نافذ العمل ہوا۔ اس ایکٹ کو ضم شدہ علاقوں اور ریاست بمبئی میں ضم شدہ علاقوں میں جاگیروں کو ختم کرنے اور اس کے نتیجہ خیز اور حادثاتی معاملات فراہم کرنے کے مقصد سے منظور کیا گیا تھا۔ اس قانون کے تحت جاگیروں کو دو زمروں میں تقسیم کیا گیا تھا، یعنی (1) ملکیتی جاگیریں اور (2) غیر ملکیتی جاگیریں۔ موجودہ معاملے میں یہ غیر متنازعہ موقف ہے کہ جاگیریں ملکیتی جاگیروں کے زمرے میں آتی ہیں۔ جاگیروں کے خاتمے کے قانون کی دفعہ 5 کے تحت جاگیر دار جنگلاتی علاقوں سمیت ان زمینوں پر قابض ہو گئے جو اس قانون کے نافذ ہونے سے پہلے ان کے قبضے میں تھے۔ 6 جولائی، 1956 کو ریاستی حکومت نے انڈین فاریسٹ ایکٹ کی دفعہ 34(A) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا، جس میں مذکورہ 39 گاؤوں میں تمام غیر کاشت شدہ زمینوں کو ایکٹ کے باب 5 کے مقاصد کے لئے جنگلات قرار دیا گیا۔ 19 مارچ، 1953 کو ڈویژنل فاریسٹ آفیسر نے جواب دہندگان کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا کہ جاگیروں کے خاتمے کے قانون کے ذریعہ جاگیر داروں کے تمام حقوق ختم کر دیے گئے ہیں

اور زمینوں پر کھڑے درختوں کی مخصوص اقسام ریاستی حکومت کی ملکیت ہیں۔ اس لئے انہوں نے جواب دہندگان سے کہا کہ وہ جنگلی زمینوں میں کھڑے ساگوان اور پنج راؤ کے درختوں کو کاٹنے سے گریز کریں۔ 11 جولائی 1958 کو ڈویژنل فاریسٹ آفیسر نے جواب دہندگان کو ایک اور خط لکھا جس میں انہوں نے کہا کہ درختوں کی مخصوص اقسام – ساگوان، کالی لکڑی اور چندن کی لکڑی ریاستی حکومت کے پاس ہے اور اس لئے جواب دہندگان کو ان درختوں سے مواد کاٹنے اور ہٹانے سے منع کیا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دہندگان کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے ایسے درختوں کا مواد کاٹا اور ہٹا دیا تو وہ قانونی چارہ جوئی کے ذمہ دار ہوں گے۔ اسی تاریخ کو انہوں نے جواب دہندگان کو ایک اور خط لکھا اور انہیں مطلع کیا کہ جنگلی زمینوں میں پڑے ساگوان اور کالی لکڑی کے درختوں کو کاٹ کر حاصل کردہ مواد کو فروخت کے لئے اشتہار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد مدعا علیہان نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مندروں کی نوعیت کی رٹ دینے کے لئے درخواست دہندگان کے خلاف بمبئی ہائی کورٹ میں خصوصی درخواست دیوانی نمبری 2146، سال 1958 میں ایک خصوصی درخواست دیوانی دائر کی جس میں انہیں 19 مارچ 1958 اور 11 جولائی 1958 کے ڈویژنل فاریسٹ آفیسر کے خطوط میں شامل احکامات کو منسوخ کرنے کی ہدایت دی گئی تھی اور اپیل کنندگان کو مذکورہ احکامات پر عمل درآمد سے روکنا۔ ہائی کورٹ نے 14 جنوری 1959 کے اپنے فیصلے کے ذریعے مدعا علیہان کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے کہا تھا کہ جاگیروں کے خاتمے کے قانون کے نافذ ہونے کے بعد جنگلاتی زمینوں اور درختوں پر جاگیرداروں کے حقوق ختم ہو گئے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی جاگیردار مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 5(1)(b) کے تحت جنگلاتی زمینوں پر قابض ہو گئے اور اس کے مطابق وہ جنگلاتی زمینوں پر کھڑے درختوں کے حقدار بن گئے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ جنگلی زمین پر کھڑے تمام درخت مدعا علیہان 1 تا 11 کے ہیں اور وہ ریاستی حکومت کے نہیں ہیں اور اس کے نتیجے میں ریاستی حکومت درختوں کو کاٹ کر حاصل کردہ مواد فروخت کرنے کی حقدار نہیں ہے۔ اس کے مطابق، ہائی کورٹ نے درخواست گزاروں کو گاؤں میں جنگلاتی زمینوں میں کھڑے کسی بھی قسم کے درختوں کو کاٹنے اور ان کی پیداوار کو ہٹانے اور ٹھکانے لگانے سے روکنے کے لئے ایک حکم نامہ جاری کیا۔ ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ یہ حکم ریاستی حکومت کے اس حق کے خلاف تعصب کے بغیر ہوگا کہ وہ لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 40 کے تحت یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت درختوں کی کسی بھی اقسام کو محفوظ رکھے، یا ایسی

پابندیاں عائد کرے جو ان کے لئے جائز ہو، انڈین فاریسٹ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی دفعات کے تحت۔

موجودہ اپیل ریاست گجرات اور دیگر اپیل کنندگان کی طرف سے خصوصی درخواست دیوانی نمبری 2146، سال 1958 میں بمبئی ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے لائی گئی ہے۔

اس معاملے میں فیصلہ کے لئے پیش کیا گیا سوال یہ ہے کہ آیا مذکورہ 39 گاؤوں کی جنگلاتی زمینوں میں کھڑے درخت جاگیرداروں کے ہیں یا ریاستی حکومت کے ہیں اور کیا جواب دہندگان کو ان گاؤوں کی جنگلاتی زمینوں سے درختوں کی محفوظ اقسام سمیت درختوں کو کاٹنے اور ہٹانے کا حق ہے۔ بمبئی انضمام شدہ علاقے اور رَقبہٕ (جاگیروں کا خاتمہ) ایکٹ، 1953 کی دفعہ 3 (اس کے بعد جاگیروں کے خاتمے کا قانون کہا جائے گا) میں کہا گیا ہے:

"(3) مقررہ تاریخ پر اور اس وقت نافذ العمل کسی بھی قانون کے استعمال، گرانٹ، سند، حکم، معاہدے یا کسی بھی قانون میں کچھ بھی شامل ہونے کے باوجود،

(i) تمام جاگیروں کو ختم سمجھا جائے گا۔

(ii) اس ایکٹ کی دفعات کے تحت یا اس کے تحت واضح طور پر فراہم کردہ زمین کا کرایہ یا تخمینہ وصول کرنے یا کسی بھی قسم کے ٹیکس، سیس، فیس، چارج یا کسی بھی قسم کے ٹیکس وصول کرنے یا وصول کرنے کا حق اور جاگیردار یا کسی بھی شخص کے دیگر تمام حقوق، اگر کوئی جاگیردار کو تفویض کیا گیا ہو، اور مذکورہ تاریخ پر قانونی طور پر گزر بسر کرنے والے کسی جاگیردار کے دیگر تمام حقوق کو چھوڑ کر، گاؤں کے حوالے سے جاگیر کے واقعات کو ختم تصور کیا جائے گا۔"

دفعہ 4 کے تحت تمام جاگیر گاؤوں کو ضابطہ اخلاق کی دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق لینڈ ریونیو کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا گیا ہے، اور کوڈ کی دفعات اور غیر منقولہ زمینوں سے متعلق قواعد کو ایسے گاؤوں پر لاگو کیا جاتا ہے۔ دفعہ 5(1)(b) مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

"5(i) ایک ملکیتی جاگیر گاؤں میں---

..............................................................................................

(b) گھر کھیڑ زمین کے علاوہ کسی اور زمین کے معاملے میں، جو جاگیر دار کے اصل قبضے میں ہے یا جاگیر دار کے پاس یا اس سے تعلق رکھنے والے مستقل مالک کے علاوہ کسی اور شخص کے قبضے میں ہے، ایسا جاگیر دار،

..........................................................................................

بنیادی طور پر ایسی زمین کے سلسلے میں واجب الادا اراضی کی ادائیگی کے لئے ریاستی حکومت کو ذمہ دار ہوگا اور تمام حقوق کا حقدار ہوگا اور تمام ذمہ داریوں کا ذمہ دار ہوگا۔ اس وقت نافذ العمل کوڈ یا کسی دوسرے قانون کے تحت اس طرح کی زمین کا قبضہ کرنے والے کے طور پر

..........................................................................................

جاگیروں کے خاتمے کے قانون کی دفعہ 8 میں کہا گیا ہے:

"8. تمام عوامی سڑکیں، گلیاں اور راستے، پل، کھائیاں، خندق اور باڑیں، ان کے اوپر یا اس کے کنارے، سمندر اور بندرگاہوں کی تہہ، اونچے پانی کے نشان کے نیچے کھاڑیاں، ندیاں، نالے، جھیلیں، کنویں اور تالاب، تمام نہریں اور آبی گزرگاہیں، اور تمام کھڑا اور بہتا ہوا پانی، گاؤں کی تمام غیر تعمیر شدہ زمینیں، تمام بنجر زمینیں اور تمام غیر کاشت شدہ زمینیں (عمارت یا دیگر غیر زرعی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والی زمینوں کو چھوڑ کر) جو کسی بھی جاگیر گاؤں کی حدود میں واقع ہیں، سوائے اس حد تک کہ جاگیر دار کے علاوہ کسی بھی شخص کے حقوق اس میں یا اس کے اوپر قائم کیے جائیں اور سوائے اس کے کہ اس وقت نافذ العمل کسی بھی قانون کے ذریعہ فراہم کیا جائے۔ ریاستی حکومت کی جائیداد اور اس میں جاگیر دار کے پاس موجود تمام حقوق کو ختم سمجھا جائے گا اور یہ کلکٹر کے لئے قانونی ہوگا، جو ریاستی حکومت کے عمومی یا خصوصی احکامات کے تابع ہوگا، ان کو اس کے مطابق ٹھکانے لگانا جو وہ مناسب سمجھتا ہے، ہمیشہ عوام یا قانونی طور پر زندہ رہنے والے افراد کے حقوق اور دیگر حقوق کے تابع ہے.

..........................................................................................

دفعہ 9 میں لکھا ہے:

"9. انڈین فاریسٹ ایکٹ، 1927 یا فی الحال نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے تحت خاص طور پر محفوظ درختوں کے حقوق، سوائے ان درختوں کے جن کی ملکیت ریاستی حکومت نے فی الحال نافذ کسی معاہدے، گرانٹ یا قانون کے تحت منتقل کی ہے، ریاستی حکومت کے پاس ہوں گے اور اس ایکٹ میں

کوئی بھی چیز کسی بھی طرح سے ریاستی حکومت کے اس حق کو متاثر نہیں کرے گی کہ وہ اس کی دفعات کو لاگو کرے۔ انڈین فاریسٹ ایکٹ، 1927، جیسا کہ بمبئی کی تنظیم نو سے پہلے کی ریاست میں نافذ تھا، جس میں جاگیر گاؤں کے جنگلوں میں منتقل کیے گئے علاقوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔

............................................................................................................

دفعہ 10 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

"10. اس ایکٹ یا فی الحال نافذ العمل کسی بھی دوسرے قانون میں سے کوئی بھی چیز کسی جاگیر دار کے حقوق کو متاثر نہیں کرے گی جو کسی جاگیر گاؤں میں کانوں یا معدنیات کی مصنوعات کے لئے مقررہ تاریخ پر گزارا کرتا ہے یا اس وقت نافذ کسی معاہدے، گرانٹ یا قانون کے تحت یا رواج یا استعمال کے ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے۔"

دفعہ 11 میں جاگیر داروں کو اس طریقے سے معاوضہ دینے کا اہتمام کیا گیا ہے جو اس میں دیا گیا ہے۔

جاگیر کے خاتمے کے قانون کی دفعہ 2(2) میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی لفظ یا اظہار جو کوڈ میں بیان کیا گیا ہے اور ایکٹ میں وضاحت نہیں کی گئی ہے، اسے کوڈ میں دیئے گئے معنی سمجھا جائے گا۔ جاگیر کے خاتمے کے قانون کی دفعہ 2(1)(ii) میں 'کوڈ' کی تعریف کی گئی ہے جس کا مطلب ہے 'بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879'۔

بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 3(16) میں کرایہ دار کے علاوہ غیر منقولہ زمین پر حقیقی قبضہ رکھنے والے کے طور پر "قابض" کی تعریف کی گئی ہے: بشرطیکہ جہاں اصل قبضہ رکھنے والا کرایہ دار ہو، مالک مکان یا بہتر مالک مکان، جیسا کہ معاملہ ہو، رہائشی سمجھا جائے گا۔ دفعہ 3(17) میں "قبضہ" کی تعریف کی گئی ہے جس کا مطلب زمین کا ایک حصہ ہے جو کسی قابض کے پاس ہے۔ کوڈ کی دفعہ 3(19) کے تحت "قبضہ" کا مطلب قبضہ ہے۔ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 40 درج ذیل ہے:

"40۔ گاؤں، یا گاؤں کے کچھ حصوں میں، جن میں سے اصل سروے سیٹلمنٹ اس ایکٹ کی منظوری سے پہلے مکمل ہو چکی ہے، حکومت کا حق ہے کہ حکومت کے ذریعے یا کسی سروے افسر کے ذریعے محفوظ کیے گئے درختوں کے علاوہ، چاہے وہ اس طرح کی آبادکاری کے وقت یا اس طرح کی آبادکاری کے وقت کے بارے میں، غیر آباد زمین پر تمام درختوں پر حکومت کا حق ہے۔ یا کسی بھی قاعدے کے تحت، یا اس طرح کی آبادکاری کے وقت نافذ عام حکم کے تحت، یا اس طرح کی تصفیے کے وقت یا اس کے بعد کسی بھی وقت کی گئی اور شائع کردہ اطلاع کے ذریعے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس کو

قابض کو قبول کر لیا گیا ہے۔ لیکن 1865 کے بمبئی ایکٹ 1 کی منظوری سے پہلے مکمل ہونے والی آبادکاری کے معاملے میں یہ شق ساگوان، کالی لکڑی یا چندن کے درختوں پر لاگو نہیں ہوگی۔ اس طرح کے درختوں پر حکومت کے حق کو تسلیم نہیں کیا جائے گا، سوائے اس کے کہ اس بارے میں واضح اور واضح الفاظ استعمال کیے جائیں۔

اس قانون کی منظوری کے بعد جن گاؤں یا گاؤں کے کچھ حصوں میں اصل سروے سیٹلمنٹ مکمل ہو جائے گی، ان کے معاملے میں، غیر مستحکم زمین پر تمام درختوں پر حکومت کا حق ایسی زمین کے مالک کو دیا جائے گا، سوائے اس کے کہ جہاں تک حکومت اس طرح کا کوئی حق محفوظ رکھے، یا حکومت کی طرف سے کسی سروے افسر کی طرف سے، یا تو اس طرح کی آبادکاری کے وقت یا اس کے بارے میں، یا عام طور پر اس ضلع کی سروے سیٹلمنٹ کی تکمیل سے پہلے کسی بھی وقت جاری اور شائع ہونے والے نوٹیفکیشن کے ذریعہ، جس میں ایسا گاؤں یا گاؤں کا کچھ حصہ واقع ہے۔

"جب زمین پر قبضہ کرنے کی اجازت گاؤں یا گاؤں کے کسی حصے کی سروے سیٹلمنٹ کی تکمیل کے بعد دی گئی ہے، یا اس کے بعد دی جائے گی، تو مذکورہ اجازت میں اس زمین پر اگنے والے تمام درختوں کے لئے حکومت کے حق کی رعایت شامل سمجھی جائے گی، جو نہیں تھے، یا جو اس کے بعد اس طرح کی اجازت دیتے وقت واضح طور پر محفوظ نہیں ہوں گے، یا جو اس دفعہ کی مندرجہ بالا شقوں میں سے کسی کے تحت، مذکورہ گاؤں یا گاؤں کے کسی حصے کی اصل سروے سیٹلمنٹ کے وقت یا اس کے آس پاس محفوظ نہیں ہوں گے۔

"**وضاحت**---اس دفعہ کے دوسرے پیراگراف میں، "گاؤں یا گاؤں کے کچھ حصوں کے معاملے میں جن میں سے اصل سروے تصفیہ اس ایکٹ کی منظوری کے بعد مکمل ہو جائے گا" میں ایسے معاملات شامل ہوں گے جہاں اس ایکٹ کی منظوری سے پہلے اس میں ذکر کردہ اصل سروے تصفیے کا کام کیا گیا تھا اور ساتھ ہی ایسے معاملات بھی شامل ہوں گے جہاں اصل سروے تصفیے کا کام اس ایکٹ کی منظوری کے بعد کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ اس ایکٹ کی منظوری۔"

دفعہ 41 میں کہا گیا ہے:

"41. پچھلے دفعہ کی شق کے تحت خصوصی طور پر محفوظ تمام درختوں اور 1865 کے بمبئی ایکٹ 1 یا اس ایکٹ کی دفعہ 38 کے دفعہ 32 کے تحت جنگلاتی ذخائر کے لئے مختص زمین پر اگنے والے تمام درختوں، برش ووڈ، جنگل یا دیگر قدرتی مصنوعات اور تمام درختوں، برش ووڈ، جنگل یا دیگر قدرتی

مصنوعات پر حق ہے۔ جہاں کہیں بھی اضافہ ہو، سوائے اس کے کہ وہ افراد کی جائیداد ہو یا جائیداد رکھنے کی اہلیت رکھنے والے افراد کے مجموعے ریاستی حکومت کے پاس ہوں اور اس طرح کے درختوں، برش ووڈ، جنگل یا دیگر قدرتی مصنوعات کو اس طرح محفوظ یا ٹھکانے لگایا جائے گا جس طرح ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً ہدایت دے۔"

دفعہ 65 میں کہا گیا ہے:

"65. زراعت کے مقصد کے لئے تخمینہ کردہ یا رکھی گئی زمین پر قبضہ کرنے والا اپنے آپ کو، اس کے نوکروں، کرایہ داروں، ایجنٹوں، یا دیگر قانونی نمائندوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زرعی عمارتیں تعمیر کرے، کنویں یا تالاب تعمیر کرے، یا زمین کی بہتر کاشت کے لئے اس میں کوئی اور بہتری لائے، یا مذکورہ مقصد کے لئے اس کے زیادہ آسان استعمال کے لئے۔ لیکن، اگر کوئی رہائشی اپنی ملکیت یا اس کے کسی حصے کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے تو کلکٹر کی اجازت سب سے پہلے رہائشی کے ذریعہ لاگو کی جائے گی.

اس طرح کی درخواست موصول ہونے پر کلکٹر،

(a) درخواست دہندہ کو اس کی رسید کا تحریری اعتراف بھیجے گا، اور

(b) مناسب جانچ پڑتال کے بعد یا تو اجازت دے سکتا ہے یا انکار کر سکتا ہے۔

جب ایسی کسی زمین کو زراعت سے منسلک مقصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے تو یہ کلکٹر کے لئے قانونی ہوگا، جو ریاستی حکومت کے عام حکم سے مشروط ہوگا کہ وہ کسی بھی نئے تخمینے کے علاوہ جرمانے کی ادائیگی کی ضرورت ہوگی جو دفعہ 48 کی دفعات کے تحت وصول کی جا سکتی ہے۔ دفعہ 68 میں کہا گیا ہے کہ رہائشی کے حقوق مشروط ہیں، اور مندرجہ ذیل اثر کے لئے ہیں:

"68- ایک قابض اپنی زمین کے استعمال اور قبضے کا حقدار ہے، اگر اس کی مدت کار محدود ہے، یا اگر مدت لامحدود ہے، یا زمین پر سروے تصفیہ کیا گیا ہے، تو اس کے لئے زمین کی آمدنی کی وجہ سے واجب الادا رقم کی ادائیگی کی شرط پر، اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق، یا اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے کسی بھی قواعد کے مطابق، یا کسی دوسرے قانون کے مطابق، جو فی الحال نافذ العمل ہے، اور اس کی مدت ملازمت میں قانونی طور پر منسلک کسی بھی دوسری شرائط یا شرائط کی تکمیل پر؛

.............................................................................................................................."

.........

ہائی کورٹ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ جاگیروں کے خاتمے کے قانون کی دفعہ 3 کے تحت جنگلاتی زمینوں اور ان پر اگنے والے درختوں پر جاگیرداروں کے حقوق کو ختم کر دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ جاگیروں کے خاتمے کا قانون نافذ ہونے کے ساتھ ہی جاگیردار اس ایکٹ کی دفعہ 5(1)(b) کے تحت جنگلاتی زمینوں پر قابض ہو گئے ہیں اور جواب دہندگان 1 تا 11 جنگلاتی زمینوں پر کھڑے درختوں کے حقدار بن جاتے ہیں۔ ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ غلط ہے اور اسے بدلنا چاہیے۔ یہ واضح ہے کہ جاگیروں کے خاتمے کے قانون کی دفعہ 3 کے تحت تمام جاگیروں کو ختم کر دیا گیا تھا اور جاگیرداروں کے تمام حقوق کو ختم کر دیا گیا تھا، سوائے ان حقوق کے جو خود اس ایکٹ کی دیگر دفعات کے ذریعہ واضح طور پر فراہم کیے گئے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 5(1)(b) کے تحت جاگیرداروں کو دیے گئے واحد حقوق جنگلاتی زمینوں پر قبضہ کرنے کے حقوق ہیں۔ ہماری رائے میں، بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کے تحت قابضین کے حقوق میں جنگلاتی زمینوں سے درختوں کو کاٹنے اور ہٹانے کا حق شامل نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ متنازعہ 36 گاؤوں کا سروے یا تصفیہ نہیں کیا گیا ہے اور جب تک سروے اور تصفیہ مکمل نہیں ہو جاتا تب تک رہائشیوں کے حق میں درختوں کے حق میں ریاستی حکومت کی طرف سے رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 40 میں کہا گیا ہے کہ جن گاؤوں میں اس قانون کی منظوری سے پہلے اصل سروے سیٹلمنٹ مکمل ہو چکی ہے، ان کے معاملے میں حکومت کا حق ہے کہ وہ غیر کاشت شدہ زمین پر تمام درختوں پر حکومت کا حق ہے، سوائے حکومت کے ذریعے یا کسی سروے افسر کے ذریعے محفوظ درختوں کے، چاہے وہ واضح حکم کے تحت ہی کیوں نہ ہو، یا اس طرح کی آبادکاری کے وقت، یا کسی قاعدہ کے تحت، یا اس طرح کی آبادکاری کے وقت نافذ عام حکم کے تحت، یا اس طرح کی تصفیے کے وقت یا اس کے بعد کسی بھی وقت، کی گئی اور شائع کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعہ، رہائشی کو تسلیم کیا گیا سمجھا جائے گا. دفعہ 40 کا دوسرا پیراگراف ایکٹ کی منظوری کے بعد مکمل ہونے والی بستیوں کی صورت میں درختوں کو سرکاری حقوق کی رعایت سے متعلق ہے۔ دوسرے پیراگراف میں کہا گیا ہے کہ ایسے گاؤوں یا گاؤوں کے کچھ حصوں کے معاملے میں، جن کی اصل سروے سیٹلمنٹ ایکٹ کی منظوری کے بعد مکمل ہو جائے گی، غیر کاشت شدہ زمین پر تمام درختوں پر حکومت کا حق ایسی زمین کے مالک کو تسلیم کیا جائے گا، سوائے اس کے کہ جہاں تک حکومت اس طرح کا کوئی حق محفوظ رکھے، یا حکومت کی طرف سے کسی سروے افسر کی طرف سے، یا تو اس طرح کے تصفیے کے وقت یا اس کے بارے میں، یا

عام طور پر سروے تصفیے کی تکمیل سے پہلے کسی بھی وقت کیے گئے اور شائع کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعہ۔ دفعہ 40 کا تیسرا پیرا گراف تصفیہ مکمل ہونے کے بعد لی گئی زمین کی صورت میں درختوں کو سرکاری حقوق کی رعایت سے متعلق ہے۔ اس دفعہ میں کہا گیا ہے کہ جب گاؤں کی سروے سیٹلمنٹ مکمل ہونے کے بعد زمین پر قبضہ کرنے کی اجازت دی گئی ہو تو مذکورہ اجازت میں اس زمین پر اگنے والے تمام درختوں کے لئے حکومت کے حق کی رعایت شامل سمجھی جائے گی جو نہیں تھے، یا جو بعد میں نہیں ہوں گے، اس طرح کی اجازت دیتے وقت واضح طور پر محفوظ ہے. موجودہ معاملے میں، مذکورہ 36 گاؤوں کا سروے اور تصفیہ نہیں کیا گیا ہے اور ضروری نتیجہ اخذ کیا جانا چاہئے کہ درختوں پر ریاستی حکومت کے حقوق کو زمین پر رہنے والوں کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 40 میں یہ مفروضہ پوشیدہ ہے کہ قبضہ کرنے والوں کے پاس زمینوں پر کھڑے اور اگنے والے تمام درخت ریاستی حکومت کے ہیں نہ کہ رہائشیوں کے اور جب تک گاؤں کا سروے اور تصفیہ نہیں ہوتا، تب تک درختوں کے حقوق کے بارے میں ریاستی حکومت کی طرف سے رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسرے لفظوں میں، جب تک زمین کا سروے اور تصفیہ نہیں ہوتا، تب تک جواب دہندگان 1 تا 11 کے حق میں کوئی مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے جنگلاتی زمینوں پر کھڑے درختوں پر حکومت کے حقوق میں رعایت دی تھی۔

جواب دہندگان کی طرف سے جناب ایس ٹی دیسائی نے جاگیر ختم کرنے کے قانون کی دفعہ 9 کا حوالہ دیا اور اس دلیل پر زور دیا کہ اس دفعہ میں ذکر کردہ درختوں کا حق صرف ریاستی حکومت کے پاس ہے اور ریاستی حکومت کے حق میں اس ایکٹ یا کسی اور قانون میں کوئی اور جملہ شرطیہ نہیں ہے۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جاگیرداروں کو قانون کی دفعہ 9 میں درج درختوں کے علاوہ جنگلاتی علاقوں میں درختوں پر حقوق حاصل ہیں۔ ہم اس دلیل کو صحیح نہیں مانتے۔ ایکٹ کی دفعہ 3 میں جاگیروں کے خاتمے کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس دفعہ کے تحت تمام جاگیروں کو مقررہ تاریخ یعنی یکم اگست 1954 کو ختم سمجھا جائے گا اور جاگیردار کے تمام حقوق کو اس دفعہ کی بنیاد پر ختم سمجھا جائے گا جب تک کہ اس طرح کے حق کو بچانے کے لئے ایکٹ میں واضح اہتمام نہ ہو۔ ہماری رائے میں جاگیروں کے خاتمے کے قانون کی دفعہ 9 درختوں کے بارے میں جاگیرداروں کے حق کو بچانے والی کوئی واضح شق نہیں ہے اور اس نکتے پر مسٹر دیسائی کی دلیل کو مسترد کر دینا چاہیے۔ ہمارے خیال کی تائید جاگیر ختم کرنے کے قانون کی دفعہ 10 کی زبان سے ہوتی ہے، جو واضح طور پر جاگیردار کے کسی جاگیر گاؤں میں

کانوں یا معدنی مصنوعات کے حق کو محفوظ رکھتی ہے۔ جاگیروں کے خاتمے کے قانون میں دفعہ 10 کے مطابق جاگیر داروں کے حق کو بچانے کے بارے میں کوئی اہتمام نہیں ہے۔ اس کے مطابق ہماری رائے یہ ہے کہ جاگیروں کے خاتمے کے قانون کے نافذ ہونے کے بعد جواب دہندگان 1 سے 11 تک 36 گاؤوں میں جنگلاتی زمینوں کے معاملے میں قابض ہو گئے ہیں اور ان کے پاس صرف بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعات کے تحت قابضین کے حقوق ہیں اور اس طرح کے حقوق میں زیر بحث گاؤوں کی جنگلاتی زمینوں سے درختوں کو کاٹنے اور ہٹانے کا حق شامل نہیں ہے۔

ہماری رائے میں، ہائی کورٹ نے یہ کہنے میں غلطی کی کہ مدعا علیہان 36 گاؤوں کی جنگلاتی زمینوں میں کھڑے تمام قسم کے درختوں کو کاٹنے اور ہٹانے کے حقدار ہیں۔ اس کے مطابق ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، خصوصی درخواست دیوانی نمبری 2146، سال 1958 میں ہائی کورٹ کے 14 جنوری 1959 کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ خصوصی درخواست دیوانی کو خارج کر دیا جائے۔ اپیل کنندگان اس عدالت اور ہائی کورٹ دونوں میں اخراجات کے حقدار ہیں۔

**اپیل کی اجازت ہے۔**

:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document